◍ مسئلہ اللہ پاک کہاں ہے اور چند شبہات کا ازالہ ◍

۞ شبہ 1:
اگر اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ مانا جائے تو کیا اللہ تعالیٰ بیت الخلاء میں بھی موجود ہے ؟ اگر کہیں کہ '' نہیں'' تو ہر جگہ ہونے کا دعویٰ ٹوٹ گیا اور اگر کہیں '' ہے'' تو اللہ تعالیٰ کی بے ادبی ہے۔

۞ جواب:
♦1: بعض چیزوں کو اجمالاً بیان کریں تو مناسب اور ادب ہے،اگر تفصیلات بیان کریں تو خلافِ ادب ہے۔

مثلاً سسر اپنے داماد کو کہے: ''میری بیٹی کے حقوق کا خیال رکھنا ''،تو اجمالاً قول ہونے کی وجہ سے یہ ادب ہے لیکن اگر وہ تمام حقوق ایک ایک کرکے گنوانا شروع کردے تو یہ خلافِ ادب ہے۔

سر سے لے کر پاؤں تک تمام جسم کا خالق اللہ ہے'' یہ کہنا ادب ہے لیکن تفصیلاً ایک ایک عضو کا نام لے کر '' یہی بات کہی جائے تو یہ خلافِ ادب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے''یہ اجمالاً کہنا تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے درست اور ادب ہے لیکن تفصیلاً ایک ایک جگہ کا'' جس میں ناپسندیدہ جگہیں بھی شامل ہوں، نام لے کر کہا جائے تو یہ بے ادبی ہونے کی وجہ سے غلط ہوگا۔لہذا ایسا سوال کرنا ہی غلط، نامناسب اور ناجائز ہے۔

♦2: یہ اعتراض تب پیدا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کو وجود بمعنی ''جسم'' کے ساتھ مانیں جیسے قرآن کریم کو بیت الخلاء میں لے کر جانا قرآن کی توہین اور بے ادبی ہے حالانکہ ہر حافظ جب بیت الخلاء جاتا ہے تو قرآن اس کے سینے میں موجود ہوتا ہے لیکن بے ادبی نہیں ، کیونکہ قرآن جسم سے پاک ہے ایسے ہی ہم اللہ تعالیٰ کا جسم ہی ثابت نہیں کرتے تو بے ادبی لازم نہیں آتی۔

♦3: رمضان المبارک کا مہینہ ہر جگہ مبارک ہے ۔اگر کوئی شخص پوچھے کہ بیت الخلاء میں رمضان ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں تو ہر جگہ رمضان نہیں، اگر ہے تو بیت الخلاء میں بابرکت کیسے ؟ تو اس کا یہ سوال لغو ہوگا کیونکہ جب رمضان کا جسم نہیں ہے تو ہر جگہ ماننے میں کوئی بے ادبی نہ ہو گی اور یہ ہر جگہ با برکت ہوگا۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کا جسم ہی نہیں تو ہر جگہ ماننے میں بے ادبی بھی نہیں۔

۞ شبہ 2 :
اگر اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ مانیں تو اس سے حلول اور اتحاد لازم آئے گا ۔

۞ جواب : حلول اور اتحاد تب لازم آئے گا جب اللہ تعالیٰ کے لئے جسم مانا جائے' جبکہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہیں۔

♦ فائدہ : دو چیزوں کا اس طرح ایک ہونا کہ ہر ایک کا وجود باقی رہے'' اتحاد'' کہلاتا ہے جیسے آملیٹ اور دو چیزوں کااس طرح ایک ہونا کہ ایک چیز کا وجود ختم ہو جائے'' حلول'' کہلاتا ہے جیسے شربت۔

۞ شبہ 3:
جب اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم کلام ہونے کے لئے عرش پر کیوں بلایا؟

۞ جواب: ہم کلام ہونے کے لئے عرش پر بلانا اگر عرش پر ہونے کی دلیل ہے تو یہودی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کوہ طور پر ہیں' کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہاں بلایا تھا۔ کلام الہٰی تجلیٰ الٰہی کا نام ہے 'چاہے اس کے ظہور کے لئے انتخاب عرش کا ہو یا کوہ طور کا ہو یا منصور حلاجؒ کی زبان کا ہو۔

۞ شبہ 4:
اگر اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں تو بوقت دعا ہاتھ اوپر کیوں اٹھائے جاتے ہیں ؟

۞ جواب: اللہ تعالیٰ جہت سے پاک ہیں' لیکن بندے کے قلبی استحضار کے لئے بعض اعمال کے لئے بعض جہات کا تعین فرما دیتے ہیں۔ جیسے نماز کے لئے جہتِ کعبہ کو قبلہ قرار دیا ، دعا کے لئے جہتِ فوق کو قبلہ قرار دیا اور نہایت اعلیٰ درجہ کے قربِ الٰہی کے حصول کے لئے جہتِ ارض کو قبلہ قرار دیا اور قرآن مجید میں حکم دیا: ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ''(اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ)

♦ فائدہ: ہمارا نظریہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے لگنے والی مٹی کے ذرات کعبہ سے بھی اعلیٰ ہیں۔اس پر غیر مقلد یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ ذرات کعبہ سے بھی اعلیٰ ہیں تو سجدہ کعبہ کی طرف نہ کرو بلکہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے کرو۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ افضل ہی کو قبلہ بنایا جائے۔ اگر آپ کا یہی اصول ہے تو آپ کے ہاں عرش کعبۃ اللہ سے افضل ہے تو آپ نماز میں اپنا منہ عرش کی طرف کیوں نہیں کر لیتے؟؟

♦ فائدہ: کعبہ مرکزِ عبادت ہے اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ و سلم مرکزِعقیدت ہے۔

۞ شبہ 5:
اگر اللہ تعالیٰ اوپر عرش پر نہیں تو عموماً اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے کے لئے اوپر کی طرف اشارہ کیوں کیا جاتا

ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ جہاتِ ستہ سے اگرچہ پاک ہیں‘ لیکن تمام جہات کو محیط بھی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَكَانَ اللّٰہُ بِكُلِّ شَيْئٍ مُحِيْطًا (سورہ نساء ؛126)

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو محیط ہے‘ اور جہاتِ ستہ میں سے جہتِ علو کو باقی جہات پر عقلاً فوقیت حاصل ہے ۔ اس لئے علوِ مرتبہ اور تعظیم کا خیال کرتے ہوئے اشارہ اوپر کیا جاتا ہے۔ جیسے استاد کی آواز دورانِ سبق تمام جہات کی طرف منتقل ہوتی ہے لیکن استاد کے سامنے بیٹھ کر آواز کو سننا ادب ہے اور پیچھے بیٹھ کر سننا بے ادبی ہے ۔ اللہ کریم دین کا صحیح فہم عطا فرما فرمائے۔

دارالافتاء مرکز اہل السنّت والجماعت ، سرگودھا

RADD E BATIL (ردباطل)
8013565814